Scanned by CamScanner

قادیانی کافر کیوں؟

سرکار دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس دھرتی پر رب کائنات کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی۔ قیامت تک آنے والے ہر انسان کی نجات دامنِ مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ وابستہ کردی گئی ہے۔ اس مبارک عقیدے کو"عقیدہ ختم نبوت" کہتے ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا ایک متفقہ، اصولی، اساسی اور بنیادی عقیدہ ہے۔

یہ عقیدہ آنحضرت ﷺ کا خصوصی امتیاز ہے اور اس عقیدہ کا تعلق براہِ راست رسول پاک ﷺ کی ذات بابرکات سے ہے اس لیے اس کے محافظین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ یہ عقیدہ قرآن مجید کی ایک سو آیات اور دو سو دس احادیث نبویہ سے ثابت ہے۔ پوری امت کا اجماع ہے کہ آپ ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرنا صریح کفر ہے بلکہ اس عقیدے میں ذرہ برابر شک اور معمولی لاپرواہی ایک مسلمان کو ایمان کی بلندیوں سے کفر وارتداد کی اتھاہ گہرائیوں میں پہنچ دیتی ہے۔ چناچہ سراج الامت حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا یہ فتویٰ موجود ہے کہ حضور ﷺ کے بعد نبوت کے دعوے دار سے دلیل مانگنے والا بھی کافر ہے۔ آپ نے فرمایا"مَنْ طَلَبَ مِنْهُ عَلَامَتِهِ فَقَدْ كَفَرَ" جس نے نبوت کے دعوے دار سے دلیل طلب کی وہ بھی کافر ہوگیا۔ کیونکہ دلیل مانگنا شک کی علامت ہے اور جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور ربوبیت میں شک کرنا کفر ہے ایسے ہی نبوت کے دعوے دار سے دلیل مانگنا بھی صریح کفر ہے لیکن تاریخ اسلام میں کئی ایسے بدبختوں کا ذکر ملتا ہے جنہوں نے محبوب کبریاء سرتاج انبیاء حضرت محمد ﷺ کے تاج وتخت ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کی ناپاک جسارت کی ہے۔ انہی بدبختوں میں سے ایک بدبخت ہندوستان کے علاقے گورداسپور کے قصبے قادیان سے تعلق رکھنے والا مرزا غلام قادیانی بھی ہے جس نے 1901ء میں انگریز کے کہنے پر نبوت ورسالت کا جھوٹا دعویٰ کرکے"فتنہ قادیانیت" کی بنیاد رکھی۔

قادیانیوں کے کفر کے بارے میں شروع سے آج تک دنیا بھر کے علماء ومفتیان کرام ایک ہی نقطہ نظر رکھتے آئے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود قادیانی کمال ڈھٹائی سے اپنے عقائد کفریہ کو اسلام ثابت کرنے کی کوششوں میں لگے رہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں کبھی تو قرآن وحدیث میں تحریف کرتے ہیں، کبھی اسلامی عقائد پر شبہات سامنے رکھتے ہیں اور کبھی قادیانیت سے ناواقفیت رکھنے والے سادہ لوح مسلمانوں کے سامنے اپنے ظاہری اعمال پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم بھی کلمہ اسلام پڑھتے

ہیں، نماز پڑھتے ہیں، مساجد تعمیر کرواتے ہیں، قرآن وحدیث کو مانتے ہیں اور بڑے بڑے رفاعی کام بھی کرواتے ہیں، پھر ہم کافر کیوں؟ بعض مسلمان ان کے ظاہری اعمال کو دیکھتے ہوئے انہیں مسلمانوں کا فرقہ سمجھنے لگتے ہیں حالانکہ قادیانیوں کا مسلمانوں سے اسلام کے بہت سے بنیادی عقائد میں اختلاف ہے۔ یہ بات قادیانی بھی جانتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے مسیلمہ کذاب کی طرح دعویٰ نبوت کیا ہے اور مسیلمہ کذاب اور اس کے تمام پیروکار بھی کلمہ اسلام پڑھتے تھے، توحید، رسالت، وجود ملائکہ، قبر، حشر، غرض تمام عقائد کو بھی مانتے تھے اور اذان واقامت اور مساجد بھی مسلمانوں جیسی تھیں۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز بھی پڑھتے تھے۔ یہاں تک کہ حضور اکرم ﷺ کو نبی بھی مانتے تھے لیکن ان سب کے باوجود نبوت کا دعویٰ کرنے کی وجہ سے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے متفقہ طور پر مسیلمہ کذاب اور اسکے ماننے والوں کو کافر ومرتد قرار دے کر ان کے خلاف اعلان جنگ کرتے ہوئے 27 ہزار مسیلمیوں کو واصل جہنم کیا۔ اسی طرح دور خلافت کے بعد بھی جب کسی شقی ازلی بدبخت نے نبوت کا اعلان کیا تو اسے دعویٰ نبوت کی وجہ سے بالاتفاق کافر ومرتد قرار دے دیا گیا۔ جبکہ مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت کے ساتھ بہت سے دیگر مسلمہ قطعی عقائد کا بھی انکار کیا ہے اور اسکے علاوہ اللہ تعالیٰ، انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنھم، اہل بیت اطہار رضی اللہ عنھم، اولیاء کرام رحمہم اللہ، شعائر اسلام اور اہل اسلام کے بارے میں وہ گستاخیاں کی ہیں کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ قادیانیوں کے انہی کفریہ عقائد اور توہین آمیز عبارات کی وجہ سے امت مسلمہ قادیانیوں کے کفر کا اعلان کرتی آئی ہے۔ قادیانیوں کے چند کفریات مندرجہ ذیل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخیاں:

اللہ تعالیٰ کی ذات وحدہ لاشریک ہے۔ حق تعالیٰ کی ذات پر اس کی جملہ صفات کے ساتھ غیر متزلزل ایمان لانا اسلام کے لیے شرط ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں ادنیٰ توہین بھی بدترین کفر ہے۔ جبکہ مرزا قادیانی نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے انکار کے ساتھ ساتھ اس ذات مقدسہ کے بارے میں وہ خرافات بکی ہیں جو اس کے بدباطن کی عکاسی کرتی ہیں۔ چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔
کیا کوئی عقل منداس بات کو قبول کرسکتا ہے کہ اس زمانے میں خدا سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں، پھر اس کے بعد یہ سوال ہوگا کیوں نہیں بولتا کیا (اللہ کی) زبان پر کوئی مرض لاحق ہوگیا ہے۔

(روحانی خزائن ج21 ص312)

وہ خدا جس کے قبضے میں ذرہ ذرہ ہے اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔ (روحانی خزائن ج20 ص396)

خدا ہونے کا دعویٰ: مرزا قادیانی خدائی کا دعویٰ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور میں نے یقین کرلیا میں وہی ہوں۔

(تذکرہ 152 طبع چہارم)

خدا کے بیٹے ہونے کا دعویٰ: مرزا قادیانی کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا:

اے مرزے تو میرے نزدیک میری اولاد کی طرح ہے۔ (تذکرہ ص345 طبع چہارم)

اے مرزے تو مجھ سے میرے بیٹے کی طرح ہے۔ (تذکرہ ص422 طبع چہارم)

خدا کا باپ ہونے کا دعویٰ: مرزا لکھتا ہے کہ خدا نے مجھ سے کہا:

ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا گویا آسمان سے خدا اترے گا۔

(تذکرہ ص144 طبع چہارم)

خدا کی بیوی ہونے کا دعویٰ: مرزا قادیانی کا مرید لکھتا ہے کہ:

مرزا قادیانی پر کشف کی حالت یوں طاری ہوئی کہ آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ مرد ہیں اور اللہ تعالیٰ نے صفت رجولیت (مردانہ قوت) کی طاقت کا اظہار فرمایا (نعوذ باللہ)۔ (اسلامی قربانی)

نعوذ باللہ: مرزا لکھتا ہے کہ:

اللہ نے مجھے کہا کہ اے مرزے تو ہمارے پانی سے ہے۔ (تذکرہ ص164 طبع چہارم)

محمد رسول اللہ ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے عام دعویٰ نبوت نہیں کیا بلکہ ثانی محمد ہونے کا دعویٰ کیا ہے کیونکہ قادیانی عقیدے کے مطابق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا میں دوبارہ آنا مقدر تھا پہلی بار آپ مکہ مکرمہ میں محمد بن عبداللہ کی شکل میں آئے اور دوسری بار قادیان میں مرزا غلام احمد ابن غلام مرتضیٰ کی بروزی شکل میں آئے یعنی مرزا قادیانی کی شکل میں محمد رسول اللہ کی روحانیت مع اپنے تمام کمالات نبوت کے دوبارہ جلوہ گر ہوئی ہے مرزا قادیانی کے اس گھناؤنے عقیدہ پر چند عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

پھراسی وحی الٰہی کے قریب ہی یہ مکالمہ اللہ ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ اس وحی میں مجھے محمد کہا گیا ہے اور رسول بھی۔ (روحانی خزائن ج18 ص207)

آنحضرت ﷺ کی دو بعثت ہیں یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت ﷺ کا دوبارہ دنیا میں آنے کا وعدہ کیا گیا تھا جو مسیح موعود اور مہدی (مرزا قادیانی) کے ظہور سے پورا ہوا۔

(روحانی خزائن ج18 ص207)

مرزا قادیانی کا لڑکا مرزا بشیر احمد ایم اے اسی عقیدہ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اتارا تا کہ اپنے وعدے کو پورا کرے۔ (کلمۃ الفصل 105)

جو شخص مرزا قادیانی کی بعثت کو محمد رسول اللہ کی بعثت ثانیہ (دوبارہ آنا) نہیں مانتا اس نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا کیوں کہ قرآن پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ محمد رسول اللہ ایک بار پھر دنیا میں آئیں گے۔

(کلمۃ الفصل 106)

اس نظریے کو مرزا قادیانی کے مرید خاص قاضی ظہورالدین اکمل نے اشعار کی صورت میں بیان کیا ہے جو قادیانی اخبار میں چھپے ہیں۔ لکھتا ہے:

اے میرے پیارے میری جان رسول قدنی
تیرے صدقے تیرے قربان رسول قدنی
پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے
تجھ پر پھر اترا قرآن رسول قدنی

(اخبار الفضل 16 اکتوبر 1922)

یہ مذکورہ عبارات ہیں جن سے مرزا قادیانی کا کفر نصف النہار کے سورج سے بھی زیادہ واضح ہے۔

قادیانی عقیدے کے مطابق مرزا قادیانی کو صرف حضور ﷺ کا نام ہی نہیں ملا بلکہ تمام کمالات محمدی بھی ملے ہیں اور اس طرح سے مرزا قادیانی حضور ﷺ کے ہم پلہ ہو گیا۔ قادیانی کتب سے چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔ مرزا قادیانی کا لڑکا لکھتا ہے۔

مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا۔۔۔۔ پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر

آگے بڑھایا کہ نبی کریم ﷺ کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔ (کلمۃ الفصل 112)

انہی کفریہ عقائد کی وجہ سے مرزا قادیانی نے قرآن مجید کی وہ آیات جن کے مخاطب رسول اللہ ﷺ ہیں ان کے بارے میں دعویٰ کیا ہے کہ یہ آیات میری شان میں دوبارہ نازل ہوئی ہیں۔بطور نمونہ کے چند آیات ملاحظہ فرمائیں۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص538)

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ (تذکرہ طبع چہارم ص321)

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا (تذکرہ طبع چہارم ص538)

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ (تذکرہ طبع چہارم ص547)

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ (تذکرہ طبع دوم ص281)

قادیانی درود:

قادیانی ذریت کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ مرزا قادیانی بھی حضور اکرم ﷺ کی طرح درود وسلام کا مستحق ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ بھی مرزا قادیانی پر درود بھیجتا ہے۔ملاحظہ فرمائیں۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ مُحَمَّدٍ

اے مرزا! اللہ تجھ پر اور محمد پر درود بھیجتا ہے (تذکرہ طبع چہارم ص661)

آنحضرت ﷺ پر فضیلت اور آپ ﷺ کی توہین:

مرزا قادیانی نے اپنی تحریرات میں آپ ﷺ پر فضیلت کی بھی پوری جگہ رکھی ہے۔مرزا قادیانی کے بے باک قلم سے آقا مدنی کریم ﷺ کی شان میں جو توہین آمیز عبارات نکلیں ہیں وہ مرزے کے کفر کا بانگ دہل اعلان کرتی ہیں۔تاریخ اسلام میں کبھی کسی بد بخت کو ایسی جرأت نہ ہو سکی جس کا اظہار مرزا قادیانی اور اسکی ذریت نے کیا ہے۔چند حوالہ جات ملاحظہ کیجئے۔

یہ بات بالکل صحیح ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ (اخبار الفضل نمبر5 جلد10، 17 جولائی 1992)

آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ اس میں سور کی چربی ڈلتی ہے۔ (مرزا قادیانی کا مکتوب روزنامہ الفضل 22 فروری 1924)

آپ ﷺ کے جائے قیام کی توہین کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

خدا تعالٰی نے آپ علیہ السلام کو چھپانے کے لیے ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔ (روحانی خزائن ج17 ص205)

آپ علیہ السلام کے جسم اقدس کی توہین کرتے ہوئے بکواس کرتا ہے کہ ایسے موقع پر مسلمان معراج پیش کر دیتے ہیں حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ معراج جس وجود سے ہوا تھا وہ ہگنے موتنے والا وجود تو نہ تھا۔ (استغفر اللہ) (ملفوظات احمدیہ ج5 ص459)

قارئین کرام! مرزا کی کتب سے توہین رسالت پر مشتمل چند عبارات آپ کے سامنے رکھی ہیں جبکہ توہین رسالت کرنے والے کے بارے میں مرزا قادیانی کا اپنا فتویٰ بھی موجود ہے۔ لکھتا ہے کہ ''جو شخص آنحضرت کی شان میں کوئی ایسا کلمہ زبان پر لائے گا جس سے آپ کی ہتک ہو وہ حرامی نہیں تو اور کیا ہے؟'' (ملفوظات ج5 ص238)

اب فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ مرزا قادیانی، اس کی اولاد اور دیگر قادیانی جو مندرجہ بالا کفریہ عقائد پر نہ صرف ایمان رکھتے ہیں بلکہ بے وقوفانہ تاویلات کے ذریعے ان کی اشاعت بھی کرتے ہیں۔ کیا وہ خود مرزا قادیانی کے فتوی کی رو سے حرامی ہیں یا نہیں؟

انبیاء علیہم السلام پر فضیلت اور ان کی توہین:

اسلامی عقیدے کے مطابق آپ ﷺ سے قبل کم و بیش سوا لاکھ انبیاء علیہم السلام دنیا میں بھیجے گئے ہیں۔ اسلام میں ان سب پر ایمان اور ان کی تعظیم و تکریم ضروری ہے اور کسی بھی نبی کی شان میں ادنی توہین بھی انسان کو کفر کی اتھاہ گہرائیوں میں پٹخ دیتی ہے لیکن مرزا قادیانی نے نہ صرف تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت کا دعویٰ کیا بلکہ توہین انبیاء میں انتہائی پستی میں گرا ہے انبیاء کرام علیہم السلام کے تقدس، مقام و مرتبے کے بارے میں مرزا قادیانی کیا نظریات رکھتا تھا مندرجہ ذیل حوالہ جات سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ میری آمد سے ہر نبی زندہ ہو گیا۔ ہر رسول میری قمیص میں چھپا ہوا ہے۔

(خزائن ج 18 ص290)

شیطانی کلمے کا دخل کبھی انبیاء اور رسولوں کی وحی میں ہوتا ہے۔ (خزائن ج3 ص439)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں

دیں اوران کوحرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا۔ (خزائن ج11 ص290)

یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا اس کا سبب تو یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ (خزائن ج11 ص291)

عیسیٰ علیہ السلام کی تین دادیاں اور نانیاں زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔ (خزائن ج11 ص291)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت بن باپ اور حضرت مریم علیہ السلام کی پاک دامنی کا انکار:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جلیل القدر اور صاحب شریعت پیغمبر تھے جیسے آپ کی نبوت کی زندگی معجزات سے پُر ہے ایسے ہی آپ کی ولادت بھی ایک معجزہ ہے۔ کیونکہ آپ بن باپ پیدا ہوئے جس کا تفصیلی ذکر سورہ مریم میں ہے۔ جبکہ مرزا قادیانی نے نہ صرف آپ کی ولادت بن باپ کا انکار کیا ہے بلکہ آپ کی ولادت کا بڑا گستاخانہ طریقے سے استہزاء کیا ہے اور ایسے ہی آپ کی والدہ ماجدہ جناب مریم صدیقہ مطہرہ علیھا السلام کی پاک دامنی کا انکار کرتے ہوئے یہودیوں کے بھی کان کترے ہیں۔

قادیانی عقیدے کے مطابق حضرت مریم علیھا السلام کے یوسف نجار نامی شخص سے تعلقات تھے جس کے نتیجے میں حضرت مریم علیھا السلام کو عیسیٰ علیہ السلام کا حمل ہوا پھر بدنامی سے بچنے کے لیے حضرت مریم علیھا السلام کا یوسف نجار کے ساتھ نکاح کروادیا گیا۔ قادیانی عقیدے پر چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں: مرزا قادیانی حضرت مریم علیھا السلام پر الزام لگاتے ہوئے لکھتا ہے:

حضرت مریم علیھا السلام کا اپنے منسوب (منگیتر) یوسف نجار کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے۔ (خزائن ج14 ص300)

جب چھ سات ماہ کا حمل نمایاں ہو گیا تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ بعد مریم کا بیٹا ہوا وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔ (خزائن ج20 ص355)

مریم کی وہ شان جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا پھر بزرگوں کے نہایت اصرار پر بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ (خزائن ج 19 ص18)

قادیانی عقیدے کے مطابق حضرت مریم علیھا السلام اور یوسف نجار کے نکاح سے مزید اولاد بھی پیدا ہوئی ہے مرزا قادیانی لکھتا ہے:

یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور بہنیں تھیں یعنی سب یوسف نجار اور مریم کی اولاد تھیں۔ (خزائن ج19 ص18)

وہ مسیح ہر طرح عاجز ہی عاجز تھا۔ مخرج معلوم (شرم گاہ) کی راہ سے جو پلیدی اور ناپاکی کا مبرز ہے، تولد پا کر مدت تک بھوک، پیاس، درد اور بیماری کا دکھ اٹھاتا رہا۔ (خزائن ج1 ص441،422)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت بن باپ کو برساتی کیڑے مکوڑوں سے تشبیہ دیتے ہوئے لکھتا ہے:

جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزار ہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ثابت نہیں ہوتی، بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قویٰ سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ (خزائن ج20 ص356)

صحابہ کرام اور اہل بیت رضی اللہ عنھم کی توہین:

جو شخص اللہ تعالیٰ، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم، انبیاء کرام علیہم السلام کی اس دیدہ دلیری سے توہین کرتا ہو وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم و اہل بیت رضی اللہ عنھم کو کیا خاطر میں لائے گا۔ مرزا قادیانی کی صحابہ کرام و اہل بیت رضی اللہ عنھم کے متعلق چند عبارات پیش خدمت ہیں۔ قارئین کرام فیصلہ فرمائیں کہ کیا ایسے غلط اور روح فرسا نظریات رکھنے والے کا اسلام سے کوئی تعلق ہو سکتا ہے؟

بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا۔ (خزائن ج21 ص127)

ابو ہریرہ غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔ (خزائن ج19 ص127)

حضرات شیخین کریمین حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنھما کے بارے میں قادیانی عقیدہ ملاحظہ کیجیے۔

’’میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درجے پر ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ابو بکر کیا وہ تو بعض انبیاء سے بھی بہتر ہے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات ج2 ص396)

شیر خدا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی توہین کرتے ہوئے لکھتا ہے ’’پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب نئی خلافت لو، ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی (حضرت علی المرتضیٰ) کو تلاش کرتے ہو‘‘۔ (ملفوظات ج1 ص400)

جگر گوشہ رسول حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں ان سے ہوں''۔

(خزائن ج18 ص217)

نواسہ رسول حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''تمھارا ورد تو صرف حسین ہے کیا تو انکار کرتا ہے پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے کہ کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ کا ڈھیر (ذکر حسین) ہے''۔ (خزائن ج19 ص194)

انھی عقائد کی وجہ سے قادیانی ذریت مرزا قادیانی کو''ثانی محمد''اس کی بیوی کو''ام المومنین'' اس کی بیٹی کو''سیدۃ النساء'' بیٹے کو''قمر الانبیاء''، اس کے ماننے والوں کو''صحابہ''، اس کے خلفاء کو''امیر المومنین''اور اس کے خاندان کو''اہل بیت'' کہتے ہیں۔

قرآن مجید کی توہین:

قرآن مجید کتب سماویہ میں سب سے برتر، اعلیٰ، اکمل اور آخری آسمانی کتاب ہے جس کی حفاظت کے متعلق خدائی وعدہ ہے۔ لیکن یہ مقدس کتاب بھی مرزا قادیانی کے ہاتھوں سے نہ بچ سکی۔ قادیانی عقیدے کے مطابق چونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ مرزا کی صورت میں قادیان میں آئے ہیں اس لیے قرآن بھی دوبارہ مرزا قادیانی پر قادیان میں نازل ہوا ہے۔

مرزا قادیانی کا لڑکا لکھتا ہے کہ:

ہم کہتے ہیں کہ قرآن مجید کہاں موجود ہے؟ قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ مشکل تو یہ ہے قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ اسی لیے تو ضرورت پیش آئی محمد رسول اللہ کو بروزی طور پر دنیا میں مبعوث کر کے آپ پر قرآن شریف اتارا جائے۔ (کلمۃ الفصل ص173 مرزا بشیر احمد ایم اے)

مرزا قادیانی خود لکھتا ہے کہ:

قرآن مجید خدا کی کتاب ہے اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ (تذکرہ ص77 طبع چہارم)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین:

جو شخص قرآن مجید کے بارے میں ایسے نظریات کا حامل ہو وہ احادیث رسول ﷺ کو کیا حیثیت دے گا۔ قادیانی عقیدے کے مطابق اگر مرزا قادیانی کی بات کے مقابل حدیث آجائے تو ترجیح مرزا قادیانی کی بات کو ہوگی اور حدیث رسول ﷺ کو ردی کی طرح پھینک دیا جائے گا۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

میرے اس دعویٰ (عیسیٰ ہونے) کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو مجھ پر نازل ہوئی ہے۔ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔(خزائن ج19ص140)

حرمین شریفین کی توہین:

دنیا کے تمام شہروں میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سب سے افضل ہیں اور فضیلت کی وجہ مکہ مکرمہ میں بیت اللہ کا ہونا ہے جبکہ مدینہ منورہ میں روضہ رسول ﷺ کا ہونا ہے۔لیکن ان مقدس شہروں کی حرمت بھی مرزا قادیانی اور اس کی ذریت سے محفوظ نہیں رہی۔مکہ و مدینہ سے متعلق چند قادیانی تحریرات ملاحظہ فرمایئے۔لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان میں) نفلی حج سے زیادہ ثواب ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطرہ ہے۔ (خزائن ج5ص352)

حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق بڑا زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو بار بار یہاں نہیں آئے گا ان کے ایمان کا خطرہ ہے۔پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا وہ کاٹا جائے گا۔تم ڈرو کہ تم میں سے نہ کوئی کاٹا جائے پھر یہ تازہ دودھ بھی کب تک رہے گا آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے۔کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ سوکھ گیا کہ نہیں؟ (حقیقت الرویا ص46)

مزید لکھتا ہے کہ:"میں یہ کہتا ہوں کہ مکہ معظمہ کا حج موقوف ہوگیا اس کی بجائے قادیان آنا حج کا درجہ رکھتا ہے۔ (الفضل 11دسمبر1932)

جمیع امت مسلمہ کی تکفیر:

قادیانیوں کے انہی گندے،غلیظ اور روح فرسا عقائد کی وجہ سے جمیع امت مسلمہ قادیانیوں کے کفر کا اعلان کرتی آئی ہے۔لیکن تعجب ہے قادیانیوں پر کہ باوجود اتنے کفریہ عقائد کے خود کو مسلمان جبکہ جمیع امت مسلمہ کو کافر کہتے ہیں۔کیونکہ قادیانیوں کے نزدیک ایمان کی شرط اول مرزا قادیانی کی نبوت پر ایمان لانا ہے۔اور اگر کوئی شخص تمام اسلامی عقائد اور اعمال کو مانتا ہو لیکن مرزا قادیانی کی نبوت کا منکر ہو تو قادیانیوں کے نزدیک نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر ہے قادیانی کتب سے چند عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول

نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔ (تذکرہ ص519 طبع چہارم)

قادیانی ذریت بھی اسی نقش قدم پر چل رہی ہے۔ مرزا قادیانی کا لڑکا مرزا محمود لکھتا ہے کہ:

ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم غیر احمدیوں (مسلمانوں) کو مسلمان نہ سمجھیں۔ (انوار خلافت ص90)

اس قادیانی عبارت کا حاصل یہ ہوا کہ جیسے نماز، روزہ، حج وغیرہ فرض ہے اور فرضیت کا انکار کفر ہے ایسے ہی مرزائیوں کے نزدیک تمام مسلمانوں کو کافر سمجھنا فرض ہے اور اس فرضیت (مسلمانوں کو کافر نہ سمجھنا) کا انکار کرنا بھی کفر ہے۔ مزید لکھتا ہے:

کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے نام بھی نہ سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (انوار العلوم ج6 ص110)

مرزا قادیانی کا دوسرا لڑکا مرزا بشیر احمد ایم اے مسئلہ کفر واسلام کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

''ہر وہ شخص جو موسیٰ کو مانتا ہے لیکن عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے لیکن محمد ﷺ کو نہیں مانتا یا محمد ﷺ کو تو مانتا ہے لیکن مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(کلمۃ الفصل ص105)

مرزا بشیر احمد کی اس عبارت کے مطابق جیسے آنحضرت ﷺ یا کسی اور نبی کا انکار کفر ہے، ایسے ہی مرزا قادیانی کا انکار کفر ہے۔ یعنی اگر کوئی شخص آنحضرت ﷺ تک سب نبیوں کو مانتا ہو لیکن مرزا قادیانی کو نبی نہ مانتا ہو تو وہ ویسا ہی کافر ہے جیسے کہ عیسائی یہودی۔

قادیانی دھوکہ:

قادیانی ذریت پوری امت مسلمہ کو کافر سمجھتی ہے جس پر مذکورہ بالا قادیانی عبارات شاہد ہیں لیکن قادیانی بعض اوقات مخالفت سے بچنے یا پھر ذاتی مفاد کے حصول کے لیے سادہ لوح مسلمانوں کو صریح دھوکہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم تو تمہیں کافر نہیں کہتے ۔ان مذکورہ بالا عبارات کے علاوہ مرزائیوں کا ایک سو سالہ طرز عمل بھی یہی بتاتا ہے کہ قادیانی ہمیں غیر مسلم سمجھتے ہیں۔ چنانچہ مرزائی کتب میں مسلمانوں سے جملہ مذہبی ومعاشی اور معاشرتی معاملات میں مکمل بائیکاٹ کی تعلیم ہے۔ چند تحریرات ملاحظہ فرمائیں۔ مرزا قادیانی کا لڑکا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے کہ:

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے غیر احمدیوں کے ساتھ وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی

کریم ﷺ نے عیسائیوں کے ساتھ رکھا ہے۔ (کلمۃ الفصل ص 170-169)

مرزا قادیانی کا دوسرا لڑکا مرزا محمود لکھتا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

''ہمارا ان (مسلمانوں) سے اللہ تعالیٰ، رسول کریم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوۃ غرض ہر چیز میں ان سے اختلاف ہے۔ (الفضل 30 جولائی 1931)

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

''تمھارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر (مرزے کا انکار کرنے والے) اور مکذب (مرزے کو جھٹلانے والے) مرتد کے پیچھے نماز پڑھو''۔ (تذکرہ ص 318 طبع چہارم)

مرزا محمود مسلمانوں کا جنازہ پڑھنے کے بارے میں لکھتا ہے کہ:

''جیسے غیر احمدی (مسلمان) کا جنازہ پڑھنا درست نہیں اسی طرح ان کے بچوں (مسلمانوں کے بچوں) کا جنازہ پڑھنا بھی درست نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ایسے ہی ہے جیسے ہندوؤں کے بچوں کا جنازہ۔

(ملخصاً از انوار خلافت 93 انوار العلوم ج 3 ص 150)

ان مذکورہ عقائد اور نظریات کی وجہ سے پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ ظفر اللہ خان قادیانی نے قائد اعظم کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ جب اس سے جنازہ نہ پڑھنے کی وجہ پوچھی گئی تو اس نے کہا۔

''آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر

(زمیندار لاہور 8 فروری 1950)

غرض قادیانی کتب میں اہل اسلام کے ساتھ صرف اس قدر تعلقات کی اجازت ہے جتنی اسلام میں غیر مسلموں کے ساتھ جس پر قادیانی کتب اور ان کا سوسالہ طرز عمل شاہد ہے۔

قادیانی کلمہ اسلام کیوں پڑھتے ہیں؟

مرزا قادیانی کے لڑکے مرزا بشیر احمد ایم اے سے کسی نے پوچھا کہ تم مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہو لیکن کلمہ ہمارے نبی ﷺ کا کیوں پڑھتے ہو؟ تمھیں مرزا قادیانی کا کلمہ پڑھنا چاہیے۔ جیسے عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں تو کلمہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پڑھتے ہیں، یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں تو کلمہ بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا پڑھتے ہیں۔ مرزا قادیانی کے لڑکے مرزا بشیر احمد ایم اے نے اپنی کتاب کلمۃ الفصل میں اس کے دو جواب دیئے ہیں۔

مرزا بشیر احمد ایم اے کا پہلا جواب یہ ہے کہ:

''محمد رسول اللہ کا نام کلمہ میں اس لیے رکھا گیا ہے کہ آپ نبیوں کے سرتاج اور خاتم النبیین ہیں اور آپ کے نام لینے سے باقی سب نبی خود اندر آجاتے ہیں۔ ہر ایک کا علیحدہ نام لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں حضرت مسیح موعود کے آنے سے ایک فرق ضرور پیدا ہو گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بعثت سے پہلے محمد رسول اللہ کے مفہوم میں صرف آپ سے پہلے گذرے ہوئے انبیاء شامل تھے مگر مسیح موعود (مرزا) کی بعثت کے بعد محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہو گئی۔ غرض اب بھی اسلام میں داخل ہونے کے لیے یہی کلمہ ہے صرف فرق اتنا ہے کہ مسیح موعود کی آمد نے محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک رسول کی زیادتی کر دی اور بس۔ (کلمۃ الفصل ص158)

یہ تو ہوا مسلمانوں اور قادیانی غیر مسلم اقلیت کے کلمے میں پہلا فرق جس کا حاصل یہ ہے کہ قادیانیوں کے کلمے کے مفہوم میں مرزا قادیانی بھی شامل ہے اور مسلمانوں کا کلمہ اس نئے نبی کی زیادتی سے پاک ہے۔ اہل اسلام کے نزدیک مسلمان ہونے کے لیے آنحضرت ﷺ سمیت گزشتہ تمام انبیاء پر ایمان لانا ضروری ہے۔ جبکہ قادیانیوں کے نزدیک مسلمان ہونے کے لیے مرزا قادیانی پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔ کوئی شخص آنحضرت ﷺ تک سب انبیاء کو مانے لیکن مرزا قادیانی کو نہ مانے وہ ویسا ہی کافر ہے جیسا کہ عیسائی اور یہودی۔

مرزا بشیر احمد ایم اے کا دوسرا جواب یہ ہے کہ۔

علاوہ اس کے اگر بفرض محال یہ بات مان بھی لیں تو کلمہ شریف میں نبی کریم ﷺ کا اسم مبارک اس لیے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تب بھی کوئی اعتراض واقع نہیں ہوتا اور ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود نبی کریم ﷺ سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے۔ "صارہ وجودی وجودہ" یعنی میرا وجود محمد رسول اللہ کا وجود بن گیا نیز "مَنْ فَرَّقَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْمُصْطَفیٰ فَمَا عَرَّفَنِیْ وَمَا رَاٰنِیْ" یعنی جس نے مجھ کو مصطفیٰ کو الگ الگ سمجھا اس نے نہ مجھے دیکھا نہ پہچانا اور یہ اس لیے ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت۔ "آخَرِیْنَ مِنْھُمْ" سے ظاہر ہے۔ پس مرزا قادیانی خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لیے ہمیں نئے کلمے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ ہاں اگر محمد رسول

اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو نئے کلمے کی ضرورت پیش آتی۔ (کلمۃ الفصل ص158)

یہ مسلمانوں اور قادیانیوں کے کلمے میں دوسرا فرق ہوا کہ مسلمانوں کے کلمے میں محمد رسول اللہ سے آنحضرت ﷺ مراد ہیں اور قادیانی جب محمد رسول اللہ کہتے ہیں تو اس سے مراد جہاں آنحضرت ﷺ کو لیتے ہیں وہاں مرزا قادیانی کو بھی لیتے ہیں۔(نعوذ باللہ)

قادیانی کافر اور دیگر کافروں میں فرق

جب بھی قادیانیوں کے بائیکاٹ کی بات کی جاتی ہے تو سادہ لوح مسلمان یہ سوال کرتے ہیں کہ ہمیں یہ تسلیم ہے کہ قادیانی کافر ہیں لیکن کافر تو اور بھی بہت ہیں جیسے عیسائی، یہودی وغیرہ تو کیا وجہ ہے کہ قادیانیوں کے خلاف منظم جماعتیں کام کرتی ہیں اور قادیانیوں کے بائیکاٹ کی بھرپور دعوت دی جاتی ہے۔ جبکہ دیگر کفار کے خلاف ایسا منظم کام نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ قادیانی کافر اور دیگر کفار کے درمیان فرق ہے کیونکہ کافروں کی بنیادی طور پر تین قسمیں ہیں۔

۱۔ مطلق کافر ۲۔ مرتد کافر ۳۔ زندیق کافر،

مطلق کافر اس کافر کو کہتے ہیں جو اپنی نسبت اپنے مذہب کی طرف کرتا ہو اور مسلمانوں کی نسبت اسلام کیطرف۔ جیسے عیسائی، یہودی کہ عیسائی خود کو عیسائی اور یہودی خود کو یہودی کہتا ہے۔ جبکہ ہماری نسبت اسلام کی طرف کرتے ہوئے ہمیں مسلمان کہتا ہے۔ مرتد کافر اس کافر کو کہتے ہیں جو پہلے مسلمان ہو پھر اسلام چھوڑ کر کسی اور مذہب کو قبول کر لے اور پھر اپنی نسبت اسی نئے مذہب کیطرف کرنے لگے۔ جیسے خدانخواستہ کوئی مسلمان عیسائی ہو جائے اور پھر خود کو عیسائی کہنے لگے اور زندیق اس کافر کو کہتے ہیں جو ہو تو پکا کافر لیکن خود کو مسلمان کہے اور مسلمانوں کو کافر کہے۔ شریعت اسلامیہ میں مطلق کافر سے معاملات کرنا جائز و مباح ہے لیکن مرتد و زندیق کافر سے کسی طرح کا معاملہ اور تعلق رکھنا حرام اور ناجائز ہے اور یاد رکھیے قادیانی عام کافر نہیں بلکہ زندیق کافر ہیں کیونکہ اپنے کفر کو اسلام اور اسلام کو کفر جبکہ خود کو مسلمان اور مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ قادیانی کافر اور دیگر کفار میں فرق کو چند مثالوں سے سمجھیں۔

سب کو مسئلہ معلوم ہے کہ شریعت میں شراب ممنوع ہے۔ شراب کا پینا، اس کا بنانا، اس کا بیچنا تینوں حرام ہیں اور یہ بھی معلوم ہے کہ شریعت میں خنزیر حرام اور نجس العین ہے۔ اس کا گوشت فروخت کرنا، لینا دینا، کھانا پینا قطعی حرام ہے۔ اب ایک آدمی وہ ہے جو شراب فروخت کرتا ہے یہ بھی مجرم ہے۔

اور ایک دوسرا آدمی ہے جو شراب فروخت کرتا ہے اور مزید ستم یہ کرتا ہے کہ شراب پر زمزم کا لیبل چپکا تا ہے، یعنی شراب بیچتا ہے اس کو زم زم کہہ کر، مجرم دونوں ہیں لیکن ان دونوں مجرموں کے درمیان کیا فرق ہے؟ وہ آپ خوب سمجھتے ہیں ۔اسی طرح آدمی خنزیر فروخت کرتا ہے مگر اس کو خنزیر کہہ کر فروخت کرتا ہے۔ وہ صاف صاف کہتا ہے کہ یہ خنزیر کا گوشت ہے جس کو لینا ہے وہ لے جائے اور جو نہیں لینا چاہتا وہ نہ لے۔ یہ شخص بھی خنزیر بیچنے کا مجرم ہے اور مجرم وہ بھی جو خنزیر کے گوشت پر بکرے کا لیبل لگا کر بیچے۔ دونوں مجرم ہیں لیکن ان دونوں کے جرم کی نوعیت میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ ایک حرام کو بیچتا ہے اس حرام کے نام سے، جس کے نام سے بھی مسلمان کو گھن آتی ہے اور دوسرا اسی حرام کو بیچتا ہے حلال کے نام سے، جس سے ہر شخص کو دھوکہ ہو سکتا ہے اور وہ اس کے ہاتھ سے خنزیر کا گوشت خرید کر اور اسے حلال اور پاک سمجھ کر کھا سکتا ہے۔ پس جو فرق خنزیر کو خنزیر کہہ کر بیچنے والے کے درمیان اور خنزیر کو بکری یا دنبہ کہہ کر بیچنے والے کے درمیان ہے۔ ٹھیک وہی فرق یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں، سکھوں اور قادیانیوں کے درمیان ہے۔ کفر ہر حال میں کفر ہے۔ اسلام کی ضد ہے لیکن دنیا کے دوسرے کافر اپنے کفر پر اسلام کا لیبل نہیں چپکاتے اور لوگوں کے سامنے اپنے کفر کو اسلام کے نام سے پیش نہیں کرتے مگر قادیانی اپنے کفر پر اسلام کا لیبل چپکاتے ہیں اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ یہ اسلام ہے۔ قادیانی کافر اور عام کافر کے درمیان اسی فرق کی وجہ سے 1974ء میں جانشین محدث کشمیری حضرت علامہ یوسف بنوری رحمہ اللہ نے قادیانیوں کے مکمل سوشل بائیکاٹ سے متعلق ایک استفتاء مرتب کیا کہ قادیانی باوجود یقینی قطعی کافر ہونے کے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں ۔ عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہیں اور مسلمانوں کو جانی و مالی ہر طرح کی ایذاء پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کی تمام تر خلاف اسلام سرگرمیوں کا انحصار مسلمانوں پر ہی ہے یعنی مسلمانوں سے مالی اسباب حاصل کر کے اپنے ارتداد کو پھیلاتے ہیں ایسی صورت میں مسلمانوں کو ان سے کیسے تعلقات رکھنے چاہئیں مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ نے جواباً قادیانیوں کے مکمل سوشل بائیکاٹ سے متعلق ایک تفصیلی مدلل فتویٰ تحریر فرمایا جس میں قرآن کریم، احادیث نبویہ اور فقہ اسلامی سے ثابت کیا کہ مرزائی ہرگز ہرگز اسلامی اخوت اور ہمدردی کے مستحق نہیں ہیں کیوں کہ مرزائی عام کافر نہیں بلکہ مرتد، منافق، زندیق اور ملحد ہیں جو اپنے عقائد خبیثہ پر اسلام کا لیبل لگا کر مسلمانوں کو

دھوکہ دیتے ہیں اس لیے مسلمانوں پر واجب ہے کہ مرزائیوں کے ساتھ سلام وکلام، نشست و برخاست، لین دین، تجارت غرض تمام تعلقات ختم کردیں اور ان کے ساتھ تعلقات رکھنے والا فاسق وفاجر اور مستحق عذاب الیم ہے اور یہ بائیکاٹ ظلم نہیں بلکہ قرآن کریم کا فیصلہ اور رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ہے جو اسلامی عدل وانصاف کے عین مطابق ہے اور یہ بائیکاٹ جہاں مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کا ذریعہ ہے وہاں اصلاح معاشرہ کے لیے نہایت ہی پرامن، بےضرر اور مؤثر ذریعہ ہے۔ حضرت کے فتویٰ سے چند دلائل ملاحظہ فرمائیں:

جو لوگ دین کے دشمن ہیں اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی شان وعظمت پر حملہ کرتے ہیں ایسے فتنہ پرواز بدمذہبوں کے بارے میں قرآن مجید میں بائیکاٹ کا حکم دیا گیا ہے اور ان سے میل ملاپ محبت دوستی کرنا سخت حرام ہے اگرچہ وہ قریبی عزیز رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ سورہ توبہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ۔ (آیت نمبر ۲۳ سورۃ توبہ)

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بہن بھائی ایمان کے مقابل کفر کو پسند کریں تو ان سے محبت ودوستی نہ کرو اور جو تم میں سے اُن کے ساتھ دوستی کرے گا وہ ظالموں میں سے ہوگا۔ نیز قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے بائیکاٹ کرنے والوں کی تعریف بیان کی گئی ہے فرمایا:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔ (سورہ مجادلہ ۲۲)

ترجمہ: یعنی تم نہ پاؤ گے کسی ایسی قوم کو جو خدا تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہوں کہ وہ دوستی کریں ایسے لوگوں سے جو دشمنی اور مخالفت کریں اللہ اور اسکے رسول کی اگرچہ وہ (دشمنی کرنے والے) ان کے باپ ہوں یا کنبہ برادری۔ ایسے ایمان والوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان نقش فرمادیا ہے

اوران کی روح سے مدد کرتا ہے اورانہیں ایسی جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ خدا تعالیٰ سے راضی ہیں یہی اللہ تعالیٰ کی جماعت ہے اور یادرکھو اللہ تعالیٰ ہی کی جماعت فلاح پانے والی ہے۔

دیکھئے اس آیت میں کس وضاحت سے اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کے دشمنوں سے بائیکاٹ پر جنت اور رضوان الٰہی کی بشارت دی گئی ہے اور انہیں سچا مومن اور خدا کی جماعت کہا گیا ہے تفسیر روح المعانی میں ہے: آیت مذکورہ میں اللہ اوراس کے پیارے رسول ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ محبت و دوستی کرنے سے مبالغہ کے ساتھ منع فرمایا ہے اور دوستی رکھنے والوں کے لیے زجروتوبیخ ہے اور اللہ کے دشمنوں سے الگ رہنے کی پختگی کے ساتھ تاکید کی گئی ہے۔ (روح المعانی ج ۲۸ ص ۳۵)

احادیث مبارکہ میں بھی اس مضمون کو متعدد جگہ بیان فرمایا چنانچہ حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کے دشمنوں سے نفرت کو افضل الاعمال فرمایا گیا۔حدیث پاک میں ہے:

أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ

ترجمہ: سب سے افضل عمل اللہ کے لیے محبت کرنا اور اللہ ہی کے لیے نفرت کرنا ہے۔

(ابوداؤد شریف ج ۲ ص ۱۶۴)

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اسی حدیث کے مصداق تھے اور قرآن مجید نے بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ "اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ" یعنی وہ (صحابہ) کافروں پر بڑے سخت ہیں اور آپس میں نرم دل ہیں چنانچہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ساری زندگی قرآن وسنت کے اسی معیار پر گزری ہے شرح مشکوۃ شریف میں ہے:

كَانَ دَأْبُ الصَّحَابَةِ وَمَنْ بَعْدِهِمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي جَمِيعِ الْأَزْمَانِ فَإِنَّهُمْ كَانُوا يُقَاطِعُونَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ مَعَ حَاجَتِهِمْ إِلَيْهِ وَآثَرُوا رِضَاءَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى ذٰلِكَ۔

(مرقات شرح مشکوۃ ج ۱۰ ص ۲۹۰)

یعنی صحابہ کرام اوران کے بعد والے زمانے کے مومنین کی یہ عادت رہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ اوراسکے رسول ﷺ کے مخالفوں دشمنوں کے ساتھ بائیکاٹ کرتے رہے حالانکہ ان مومنین کو دنیوی طور پر ان مخالفوں کی احتیاج ہوتی تھی۔لیکن وہ مسلمان خدا تعالیٰ کی رضا کو ترجیح دیتے ہوئے بائیکاٹ کرتے تھے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں کا مطالعہ کرکے دیکھ لیں یہ حضرات دشمنان رسول ﷺ سے

کسی بھی قسم کا تعلق رکھنا گوارہ نہیں کرتے تھے۔اور صرف یہ ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے صحابہ کے دلوں میں ایمان ایسا نقش فرما دیا تھا کہ ان کی نظروں میں رحمت دو عالم ﷺ کے مقابلے میں کسی کی کوئی وقعت ہی نہ تھی خواہ وہ باپ ہو کہ بیٹا، بھائی ہو کہ بہن، ان حضرات کے کئی واقعات ایسے ملتے ہیں کے قریبی رشتہ دار کو دشمنِ رسول ہونے کی وجہ سے قتل کر دیا۔اس کے بالمقابل کوئی ایک واقعہ بھی نہیں ملتا کہ ان مقدس ہستیوں نے کبھی بھی گستاخان رسول ﷺ کے ساتھ تعلقات رکھے ہوں۔

تفسیر روح المعانی میں حدیث قدسی منقول ہے کہ:

يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا يَنَالُ رَحْمَتِيْ مَنْ لَّمْ يُوَالِ اَوْلِيَائِيْ وَيُعَادُ اَعْدَاءَ نِيْ۔(ج ۲۸ص ۳۵)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کے مجھے میری عزت کی قسم جو شخص میرے دوستوں کے ساتھ دوستی نہیں کرتا اور میرے دشمنوں کے ساتھ دشمنی نہیں کرتا وہ میری رحمت حاصل نہیں کر سکتا۔ اسی طرح درۃ الناصحین میں علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے ایک حدیث نقل کی ہے۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی اے موسیٰ تو نے میرے لیے بھی کوئی عمل کیا ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ میں نے تیرے لیے نماز پڑھی خدا تعالیٰ نے فرمایا نماز تو تیرے ہی لیے برھان بنے گی، عرض کیا یا اللہ میں نے تیرے لیے روزے رکھے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا روزہ تو تیرے ہی لیے ڈھال بنے گا، پھر عرض کیا میں نے تیرے لیے صدقہ دیا، خدا تعالیٰ نے فرمایا صدقہ تو تیرے ہی لیے سایہ بنے گا، عرض کی میں نے تیرے لیے تیرا ذکر کیا، فرمایا اے موسیٰ ذکر تو تیرے ہی لیے نور ہوگا، بتا تو نے میرے لیے کونسا عمل کیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی پروردگار! تو ہی بتا کہ وہ کونسا عمل ہے جو تیرے لیے ہو....؟ خدا تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! کیا تو نے میرے دوستوں کے ساتھ محبت کی ہے اور کیا تو نے میرے دشمنوں کے ساتھ دشمنی کی ہے۔

رسول اکرم ﷺ دربار الٰہی میں یوں دعا کیا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَاهَا دِيْنَ مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَالِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ سَلَماً لِاَوْلِيَائِكَ وَعُدُوًّا لِاَ عْدَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ اَحَبَّكَ وَنُعَادِيْ بِعَدُ وِعُدْوَانِكَ مَنْ خَالَفَكَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَا وَعَلَيْكَ الْاِ جَابَةُ (ترمذی ج ۲ص ۱۷۹)

یا اللہ! ہم کو ہدایت دہندہ ہدایت یافتہ کر، یا اللہ ہم کو گمراہ اور گمراہ کرنے والا نہ کر، یا اللہ ہم کو تیرے دوستوں کے ساتھ محبت و دوستی کرنے والا اور تیرے دشمنوں کے ساتھ دشمنی و عداوت رکھنے والا

بنا، یااللہ ہم تیری محبت کی وجہ سے تیرے دوستوں سے محبت کرتے ہیں اور تیرے دشمنوں کے ساتھ ان کی عداوت کی وجہ سے ہم ان سے دشمنی رکھتے ہیں یااللہ یہ ہماری دعا ہے اسے قبول فرما۔

ان تمام باتوں سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں اس کے دوستوں سے محبت اور اس کے دشمنوں سے دشمنی عداوت رکھنا مقبول ومحبوب عمل ہے اور ہمیں بھی اسی چیز کی تعلیم دی گئی ہے کیونکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمنوں کی محبت آپس میں ضدین ہیں یہ دونوں بیک وقت ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتیں۔مخدوم الاولیاء مجدد الف ثانی سرہندی فرماتے ہیں ''دو محبتیں جو ایک دوسرے کی ضدیں ہوں ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتیں کیونکہ اجتماع ضدین محال ہے'' (مکتوبات ج ا مکتوب ۱۶۵)

دوسری جگہ لکھتے ہیں: علامت کمال بغض است باعداد او ﷺ (مکتوبات ج ا ص ۱۶۵) یعنی سرکار دو جہاں ﷺ کے ساتھ کمال محبت کی یہ علامت ہے کہ سید دو عالم ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ کمال بغض وعداوت ہو۔اور خدا تعالیٰ اور اس کے دشمنوں سے نفرت اور لاتعلقی حسن اخلاق میں سے ہے۔

دشمنان رسول ﷺ کا بائیکاٹ کوئی انوکھی بات نہیں بلکہ ہر شخص اپنے دشمن سے خود بھی لاتعلقی رکھتا ہے اور اپنے ماتحتوں سے بھی یہی مطالبہ کرتا ہے اور یہاں تو طرفہ یہ کہ روزانہ نماز وتر میں ''ونخلع ونترك من يفجرك'' یااللہ ہم ہر اس شخص سے قطع تعلق کریں گے اور علیحدہ ہو جائیں گے جو تیرا نافرمان ہوگا۔کے الفاظ میں وعدہ کرتا ہے لیکن عجیب معاملہ ہے کہ مسلمان مسجد میں تو اللہ سے عہد کرتا ہے کہ ہم تیرے مخالفوں کا بائیکاٹ کریں گے لیکن مسجد سے باہر آتے ہی بھول جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں وعدہ نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

یہ فتویٰ نہایت مدلل اور محقق ہے جو ردقادیانیت کے لیے بڑی اہمیت کا حامل ہے اسی اہمیت کو مزید دوچند کرنے کی غرض سے شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمہ اللہ کے حکم سے ملک بھر کے مختلف مسالک سے تعلق رکھنے والے عصر حاضر کے حضرات مفتیان کرام اور مشائخ عظام سے اس فتویٰ کی تائیدات کو اکٹھا کیا گیا جن کی تعداد ایک ہزار سے متجاوز ہے چند اکابر علماء و مشائخ کی تائیدات ملاحظہ فرمائیں:

ہم حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب کے قادیانیوں کے بائیکاٹ سے متعلق فتویٰ کی تائید

کرتے ہیں۔ (مفتی محمد محمود حسن بلند شہری دار الافتاء دار العلوم دیوبند)

قادیانیت کے بارے میں حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی نے جو فتویٰ دیا ہے۔ ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کو مسلمانوں کے لیے نافع و مفید بنائے اور فتنہ مرزائیت کی سرکوبی کا مؤثر ذریعہ بنائے۔ آمین (امام اہلسنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ)

چاہیے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا ہر شیدائی مقدور بھر ختم نبوت کے عقیدے کی حفاظت کے لیے کمر بستہ رہے اور قادیانیت سے نفرت شدید اس کے ایمان کا جزو ہو اور اس کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ پر عمل پیرا رہے ہو۔ احقر کو حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ کے فتویٰ سے مکمل اتفاق ہے۔

(پیر طریقت مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی) (شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب جامعہ فاروقیہ کراچی)

قادیانیوں، مرزائیوں کا بائیکاٹ ظلم نہیں بلکہ شریعت اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوۂ رسول ﷺ ہے اور جو شخص ان کا بائیکاٹ کرنے کی بجائے ان سے تعلقات رکھتا ہے وہ گمراہ، ظالم اور مستحق عذاب الیم ہے۔ قادیانیوں، مرزائیوں سے اقتصادی، معاشی و معاشرتی اور سیاسی مقاطعہ یا مکمل سوشل بائیکاٹ کا شرعی حکم بالکل واضح اور اسلامی عدل وانصاف کے عین مطابق ہے۔ غیرت ایمانیہ اور حمیت دینیہ کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ قادیانیوں، مرزائیوں سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے اور یہ عشق مصطفیٰ ﷺ کی علامت ہے۔

(خواجہ خواجگان حضرت خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ)

مرزائی، قادیانی جماعت سے سوشل بائیکاٹ عین عدل وانصاف کے مطابق ہے، ہر مسلمان کے لیے اس پر عمل کرنا فرض ہے۔ کیونکہ قادیانی، مرزائی اسلام اور پیغمبر اسلام کے باغی ہیں اور دنیا کا اصول ہے کہ باغیوں سے میل جول، رشتہ، ناطہ اور تعلقات نہیں رکھے جاتے، بلکہ باغیوں سے تعلق رکھنے والا بھی باغی تصور کیا جاتا ہے۔ (مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر بنوری ٹاؤن کراچی)

قادیانی زندیق ہیں اور زندیق چونکہ اسلام میں تلبیس کرتا ہے اس لئے وہ عام کافروں سے زیادہ خطرناک ہیں۔ زندیقوں سے ایسے تعلقات رکھنا حرام ہے، جن سے انکے دعوائے اسلام کی تصدیق یا ہمت افزائی ہوتی ہو، یا ان کے کفر میں اشتباہ پیدا ہوتا ہو، یا انکے خلاف اسلام سازشوں میں مدد ملتی ہو۔

(شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دار العلوم کراچی) (مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دار العلوم کراچی)

قادیانی، مرزائی نہ صرف کافر بلکہ ملحد اور زندیق ہیں۔ ان کا حکم عام کافروں سے مختلف ہے اور زیادہ سخت

ہے۔ان کے ساتھ تمام تعلقات شرعاً ناجائز وحرام ہیں۔ہمیں حضرت مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ کے فتوے سے حرف بہ حرف مکمل اتفاق ہے تمام مسلمانوں کو اس کے احکامات پر عمل کرنا ضروری ہے۔

(مولانا مفتی عبید اللہ صاحب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور)(مولانا عبدالرحمٰن اشرفی صاحب شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور)

(مولانا فضل الرحیم صاحب نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور) دستخط

فتنہ قادیانیت دوسرے کفار اور مرتدین کے مقابلہ میں زیادہ خطرناک اور سخت ہے۔جن کے ساتھ باہمی تعلقات اور دیگر معاملات کے سلسلہ میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی نے جو تفصیلی فتویٰ جاری کیا ہے، یہ عام ہے اور آج بھی اسکی اہمیت وافادیت اسی طرح قائم اور مسلّم ہے جس طرح بوقت اجراء تھی اور یہ مبرھن بنصوص شرعیہ اور مدلل بعبارات فقہیہ ہے۔عام مسلمانوں کے دین وایمان کی حفاظت اسی میں ہے کہ وہ دیگر کفار مرتدین کیساتھ عموماً اور فرقہ قادیانی کے ساتھ خصوصاً منسلکہ فتویٰ کے موافق عمل کریں۔(بندہ کو اس فتویٰ کے تمام پہلوؤں کے ساتھ اتفاق ہے)

(مولانا نذر الرحمٰن صاحب مدرسہ عربیہ تبلیغی مرکز رائیونڈ) دستخط

آقائے دو جہاں سرور کونین فخر دو عالم سرور عالم سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ کی محبت (جو گناہ گار سے گناہ گار مسلمان کے سینے میں بھی جوش مار رہی ہے) کے وسیلے سے ایک ایک مسلمان سے پرزور اپیل کی جاتی ہے کہ وہ قادیانیوں سے مکمل طور پر بائیکاٹ کرے۔اس لیے بندہ پورے شرح صدر کے ساتھ حضرت مولانا مفتی ولی حسن رحمہ اللہ کے فتویٰ کی پرزور تائید کرتا ہے۔

(محبوب العلماء والطلباء حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب) دستخط

قادیانی،مرزائی نہ صرف کافر بلکہ ملحد اور زندیق ہیں،انکا حکم عام کافروں سے مختلف ہے اور زیادہ سخت ہے۔لہٰذا ان کے ساتھ میل جول کرنا، لین دین کرنا، غمی خوشی میں شریک کرنا، معاشرت سلام وکلام ناجائز اور حرام ہے تمام امت مسلمہ کا فرض ہے کہ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں اور غیرت ایمانیہ کا حقیقی ثبوت دیں۔

(مبلغ اسلام حضرت مولانا طارق جمیل صاحب) دستخط

قادیانیت کا سوشل بائیکاٹ اُمت مسلمہ کا متفق علیہ مسئلہ ہے۔میں اس فتویٰ کی پوری تائید وتصدیق کرتا ہوں اور اہل اسلام سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں۔کیونکہ قادیانیوں کو اہل ایمان کی صفوں میں گھسنے سے روکنا اسی ذریعہ سے ممکن ہے۔واللہ اعلم

(شیخ الحدیث مولانا عبدالمالک منصورہ جماعت اسلامی لاہور) دستخط

تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ حقیقی مسلمان بنتے ہوئے قادیانیوں کا مکمل طور پر سوشل بائیکاٹ کریں ان کے ساتھ کھانا پینا، سلام وکلام، خرید وفروخت ہر طرح کے معاملات فوراً فوراً ختم کردیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ناپاک وجود بلکہ ان کے سائے سے بھی مسلمانوں کو محفوظ رکھے اور عقیدہ ختم نبوت پر ثابت قدم رکھے۔ آمین (مفتی فضیل رضا قادری مفتی دعوت اسلامی کراچی)

قرآن وحدیث کی روشنی میں اور دستور پاکستان کے مطابق قادیانی غیر مسلم ہیں۔ ان کے ساتھ عزیز داری یا مودت وموالات کا معاملہ کرنا بالکل حرام وناجائز ہے۔ ان سے قطع تعلقی اور بائیکاٹ کرنا ہمارے ایمان کا تقاضا ہے۔ (حافظ محمد الیاس اثری مدیر مرکزی اصلاح اہل حدیث) دستخط

میں نے جناب مفتی ولی حسن ٹونکی کی جملہ آراء کو پڑھا ہے۔ میں مکمل طور پر مرحوم مفتی ولی حسن ٹونکی کے مؤقف سے اتفاق کرتا ہوں۔ (شیخ الحدیث والتفسیر مفتی عبیداللہ عفیف حفظ اللہ)

عام کفار (یہود ونصاریٰ) کے ساتھ تاجرانہ تعلق اور دیگر بعض معاملات میں میل جول کا جواز ہے لیکن قادیانیوں کی حیثیت دوسرے کافروں سے یکسر مختلف ہے ان کی معاشرتی تقریبات میں شرکت کرنا اسی طرح ان کی مصنوعات وغیرہ کی خریداری، یہ سب ناجائز ہیں۔ ان سے نفرت وکراہت کا اظہار ضروری ہے، یہ ہماری دینی غیرت کا تقاضہ بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ان کی دسیسہ کاریوں سے بچانے کے لیے بھی ناگزیر ہے۔ (حافظ صلاح الدین یوسف مشیر وفاقی شرعی عدالت) دستخط

ان کے ساتھ میل جول، لین دین ترک کردینا، ان سے رشتہ ناطہ نہ کرنا، ان کی تقریبات شادی غمی میں شریک نہ ہونا، ان کو اپنی تقریبات میں شامل نہ کرنا نہایت ہی پرامن بے ضرر اور مؤثر ذریعہ تبلیغ ہے۔ یہ بائیکاٹ قرآن وحدیث کے عین مطابق ہے، بلکہ سید دوعالم ﷺ نے عملی طور پر بھی اس کو نافذ فرمایا

(ابوسعید مفتی محمد امین صاحب رحمہ اللہ فیصل آباد) دستخط

مسلمانوں کا کفار ومرتدین اور زندیقوں کے ساتھ کیا تعلق! ان سے سلام دعا رکھنا، تعلقات قائم کرنا، ان کے ساتھ کھانا پینا، ان کی محفل میں شریک ہونا، لین دین کرنا سب حرام اور قطعی حرام ہیں۔ ان سے رواداری اسلام سے بے وفائی اور دین سے غداری ہے۔ (مفتی عبدالقیوم ... تحریک منہاج القرآن) دستخط

قادیانیوں کی ایک خطرناک چال:

قادیانیوں کو جماعتی سطح پر ہدایات ہیں کہ خود کو مسلمان ظاہر کر کے مسلمان لڑکیوں سے شادیاں رچائیں اس سلسلے

میں جس طرح کے دجل وفریب اور جھوٹ سے کام لینا پڑے تو ضرور لیں۔اس مقصد کے حصول کے لئے قادیانی لڑکا خود کو مسلمان ظاہر کر کے مسلمان لڑکی سے تعلق بناتا ہے اور نکاح کرنے کے بعد آہستہ آہستہ اپنا قادیانی ہونا ظاہر کرتا ہے۔اس صورت میں اکثر لڑکیاں بھی قادیانی ہوجاتی ہیں یا پھر نوبت عدالتی طلاق تک پہنچتی ہے اور اگر نکاح سے پہلے لڑکی کو کسی ذریعے سے لڑکے کا قادیانی ہونے کا علم ہوجائے تو قادیانی نہایت مکاری سے خود کو پیش کرتے ہوئے کہتا ہے کہ تم مجھے مسلمان کرلو اور بعض ظاہری اعمال کا اقرار کر کے سادہ لوح مسلمان لڑکی کو اپنے جال میں پھنسالیتا ہے۔کبھی قادیانی لڑکا خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں لیکن میرے گھر والے قادیانی ہیں۔بعض مرتبہ قادیانی اپنے اسلام پر دینی مدرسے کا سرٹیفکیٹ حاصل کر لیتے ہیں اس حساس مسئلے میں ایسے سرٹیفکیٹ کا ہرگز اعتبار نہ کرنا چاہیے۔غرض قادیانی ذریت طرح طرح کے دجل وفریب اور دھوکوں سے مسلمان لڑکیوں کی عزتیں برباد کر رہے ہیں۔یادرکھے قادیانی زندیق ہیں ان سے نکاح کرنا زنا ہے۔اس سلسلے میں مزید تفصیلات کے لئے ختم نبوت کے احساب سے رابطہ کریں۔

قادیانی اپنے کفریہ مذہب کی دعوت کیسے دیتے ہیں

قادیانی جب بھی ہمارے سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے کفریہ مذہب کی طرف دعوت دیتا ہے تو مسلمان کو اپنے اصل عقائد نہیں بتاتا بلکہ آہستہ آہستہ اپنے کفریہ مذہب کا زہر بھرتا ہے۔مرزائی پہلے مسلمان کو متاثر کرنے کے لیے اپنے کفریہ عقائد پر پردہ ڈالنے کے لیے اخلاق کا لبادہ اوڑھتا ہے۔

پھر جب دعوت دیتا ہے تو دھوکہ دیتا ہے کہ ہم تو مرزا قادیانی کو صرف مہدی مانتے ہیں اور ہمارا تمہارا تو صرف حضرت عیسیٰ اور امام مہدی کے بارے میں اختلاف ہے۔اگر مسلمان مرزائی کی اس بات کو مان جائے تو پھر مرزائی یہ بات کرتا ہے کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی نہیں ہیں بلکہ مرزا قادیانی آخری نبی ہے۔(اکثر لوگ مرزائیوں کے دھوکے میں آکر یہی سمجھنے لگتے ہیں کہ مرزائی مرزا قادیانی کو صرف امام مہدی مانتے ہیں۔حالانکہ مرزائی مرزا قادیانی کو صرف نبی ہی نہیں بلکہ محمد رسول اللہ مانتے ہیں اور پہلے نبوت کی دعوت تو صرف اس لیے نہیں دیتے کہ ایک گناہ گار مسلمان بھی حضور ﷺ کی عزت ناموس ختم نبوت کے بارے میں ایک حرف سن کر خاموش رہنا ایمان کے منافی سمجھتا ہے اور مرزائی جانتا ہے کہ اگر حضور ﷺ کی ذات کے بارے میں کوئی بات کی تو مسلمان کا غصے اور طیش میں آنا یہ ایک فطری عمل اور ایمانی تقاضا ہے۔بعض دفعہ نہایت دجل وفریب سے کام لیتے ہوئے مسلمان کو مرزا قادیانی کے بارے میں دعا واستخارہ کا کہتا ہے حالانکہ حضور ﷺ کی ختم نبوت کے متعلق دعا واستخارہ کا صرف خیال دل میں لانا یہ کفر ہے کیونکہ دعا واستخارہ کرنا عقیدہ ختم نبوت میں شک کرنے کی دلیل ہے۔اور عقیدہ ختم نبوت میں ذرہ برابر بھی شک انسان کفر کی پستیوں میں دھکیل دیتا ہے۔اسی وجہ سے ایسے محروم القسمت شخص کو شیطان خواب وغیرہ میں آکر راہ ہدایت سے پھیر دیتا ہے۔

Scanned by CamScanner